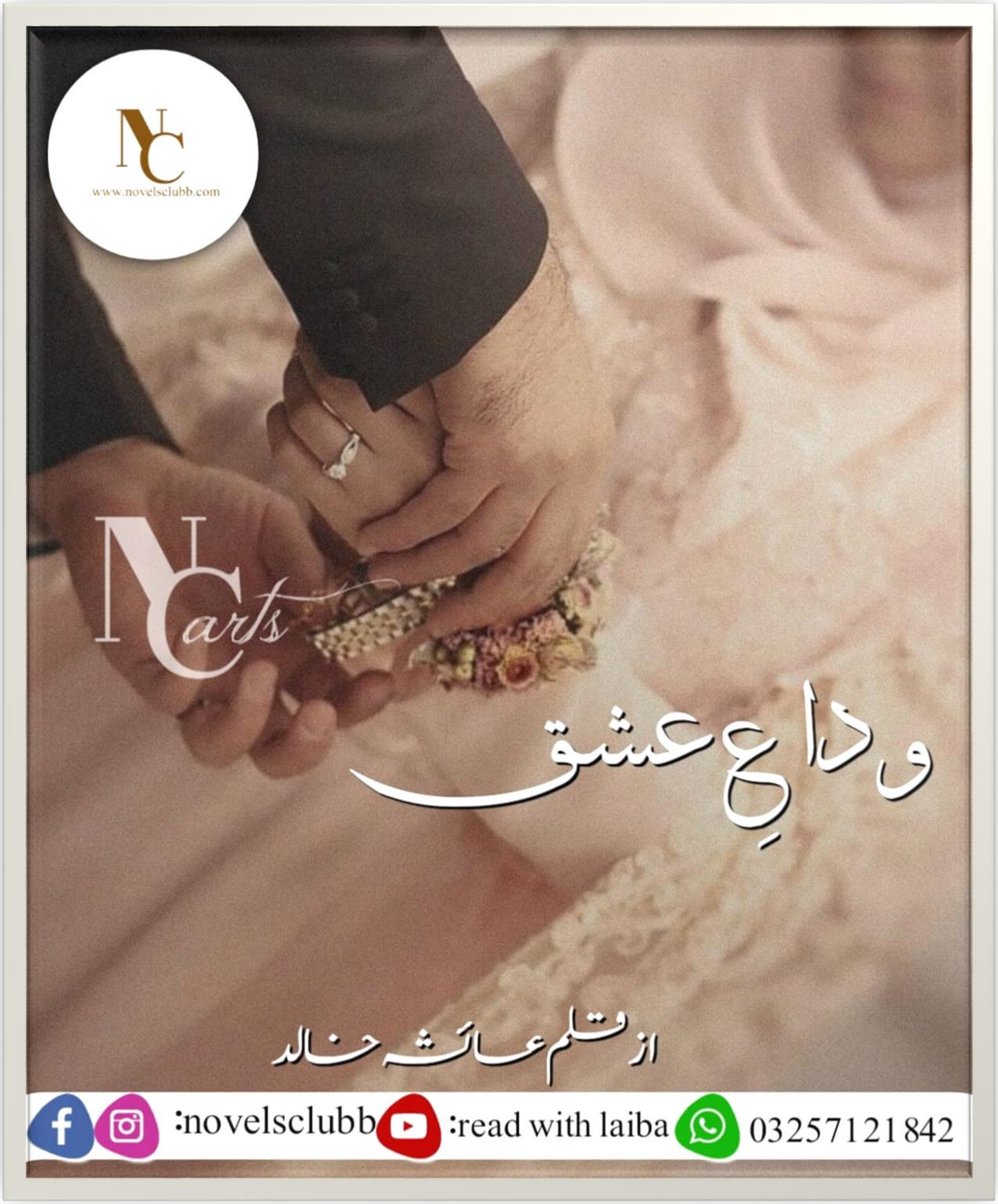
www.novelsclubb.com
NC arts
ودائِ عشق
از قلم عائشہ خالد
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وداعِ عشق

از قلم

عائشہ خالد

www.novelsclubb.com

افسانہ *

ودائع عشق

رات کے اس پہر ہر طرف اندھیرے کا راج تھا۔ دور آسمان پر کہیں کہیں ستارے چمک رہے تھے۔ سارا عالم نیند کی آغوش میں تھا۔

وہیں سفید گھر کے ایک کمرے کی کھڑکی سے اگر دیکھا جائے تو وہاں ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ جس سے یہ پتہ چل رہا تھا کہ کوئی ہے جو اس وقت نیند غفلت سے بیدار تھا۔ کوئی ہے جو شاید رات کی تنہائی میں اپنے اللہ سے کوئی فریاد کر رہا تھا۔ کوئی ہے جو رات کے اس پہر جب سب غفلت کی نیند سو رہے تھے اپنے رب سے کچھ مانگ رہا تھا۔

کمرے کے ایک حصے میں روشنی کچھ تھی جہاں جائے نماز بچھائے ایک لڑکی ساری دنیا سے بے نیاز سجدے کی حالت میں سسکیوں سے رو رہی تھی۔ وہ اپنے رب سے کوئی التجا کر رہی تھی۔

(اے اللہ تو تو جانتا ہے میرے دل کا حال۔ تو تو ہر چیز سے واقف ہے۔ تو تو واقف ہے کہ میرا خود پر بس

نہیں چل رہا۔ اے اللہ تو ہی تو ہے جو میری دعا سن سکتا ہے۔ میرے رب میرے دل کو آرام دے مجھے وہ عطا

کردے جس کی خواہش میں میں ہر روز تڑپتی ہوں۔ تیرے در پر سسکتی ہوں۔ یا اللہ تو کہتا ہے نا کہ اے بندے

مجھ سے مانگ میں تجھے دوں گا۔ پھر مجھے وہ کیوں نہیں عطا کر رہا جس کے لیے میں روز تیرے حضور

مانگتی ہوں۔ جس کے لیے میں روز تیرے سامنے ریزہ ریزہ ہوتی ہوں اے اللہ وہ میری محبت نہیں میرا عشق ہے اس کے سوا زندگی کا تصور کرتی ہوں تو سانس رکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے مجھے زندگی میں اس کے سوا

کچھ نہیں چاہیے۔ بس تیرے کن کی منتظر ہوں۔)

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ ہاتھوں میں واضح کپکپاہٹ تھی۔

سسکیوں کی آواز اور بلند ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج سے ٹھیک ایک سال پہلے عرفہ بنت حبیب کو محبت، عشق، پیار جیسی باتوں کے بارے میں کچھ خاص علم نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں نا کہ محبت، عشق، پیار ایسے بلا ہے جب تک کسی کو چمٹے نہ کوئی اس کو مانتا ہی نہیں ہے۔

یہی حال عرفہ کا تھا اسے ان عشق معشوقی والی باتوں سے سخت چڑ تھی۔

وہ اکثر سوچتی تھی کہ لوگ کیسے کسی کے پیار میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ اپنی ذات تک بھل دیتے ہیں۔

انہیں صحیح غلط کی تمیز ہی نہیں رہتی انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ ہم کر کیا رہے ہیں۔

وہ کہا کرتی تھی کہ یہ عشق معشوقی میرے بس کی بات نہیں مجھ سے نہیں ہوتے یہ فضول کام۔

www.novelsclubb.com

ایک سال پہلے

نیلے شفاف آسمان پر کہیں کہیں اڑتے سفید روئی کے گولے آسمان کو اور خوبصورت بنا رہے تھے۔ آفتاب کی کرنیں آسمان پر بلند ہوتی ہوئی نارنجی روشنی سارے میں بکھیر رہی تھیں۔

یوں کرنیں چھوٹے سے سفید گھر کو بھی منور کر رہی تھیں۔ اس گھر کے داخلی دروازے سے دیکھا جائے چھوٹے سے لاؤنج کے ساتھ منسلک کچن میں ایک ادھیڑ عمر خاتون کام کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی وہ شاید کسی سے مخاطب بھی تھی۔

"عرفہ بیٹا وہ لوگ اب آنے کے لیے اتنا اصرار کر رہے ہیں تو تم بھی ساتھ چلی جاؤ نہ۔" خاتون نے سامنے ڈائننگ ٹیبل کے رکھی گئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھی لڑکی کو محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"اماں آپ کو تو پتہ ہے مجھے شادی بیاہ کی تقریبات ذرا بھی پسند نہیں ہیں"۔ لڑکی نے زمانے بھر کی بیزاری چہرے پر سجاتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مان جاؤ بیٹا اور تمہارے بابا بھی کہہ رہے تھے کہ عرفہ کو ساتھ لے کر جانا ہے۔" خاتون ایک بار پھر نرمی اور شائستگی سے بولی۔

"چلیں دیکھتی ہوں میں پھر۔" وہ سخت خراب موڈ میں اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

(کمرے میں آ کر وہ ایک بار پھر سوچ میں ڈوب گئی کہ اسے جانا چاہیے یا نہیں۔ اسے شادی پر جانے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ یہ شادی ان سے کہیں اونچے خاندان کے لوگوں کے گھر تھی اور اسے ہمیشہ سے یہی لگتا تھا کہ اونچے سٹیٹس اور خاندان والے لوگ اپنے سے چھوٹے اور مڈل کلاس لوگوں کو حقیر ہی جانتے ہیں۔)

"مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ان لوگوں کو بیٹھے بیٹھے ہماری یاد کہاں سے آ گئی۔ پہلے تو کبھی ہم یاد نہیں آئے۔ مجھے تو یہ تک نہیں پتہ ہمارا رشتہ کیا ہے ان کے ساتھ اور اماں نے بھی کبھی بتانے کی زحمت نہیں کی"۔ وہ سرگوشی نما انداز میں بڑبڑائی۔۔

مگر اس سب میں ایک بات طے تھی کہ آج کی تقریب میں عرفہ بنت حبیب وہاں ضرور جائے گی۔

اونچی اور شاندار عمارت کشادہ گراؤنڈ کے بیچوں بیچ سنہری روشنی سے دلہن کی طرح سجی بہت شان سے کھڑی تھی۔

رات کے اس پہر دور سے دیکھنے پر یوں معلوم ہوتا تھا گویا آسمان کے سارے ستارے اس عمارت پر آ گرے ہوں۔

گاڑی سے نکلنے والے تین نفوس میں سے ایک عرفہ بھی تھی۔وہ اس عمارت کی خوبصورتی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے تو اس میں کھو ہی گئی تھی مگر اگلے ہی پل وہ سنبھل بھی گئی۔

www.novelsclubb.com

عمارت باہر سے جتنی خوبصورت لگ رہی تھی اندر سے اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ ہر کوئی کسی نہ کسی کام میں مصروف تھا۔ بے ہنگم شور حد سے زیادہ تھا کچھ لوگوں کا تو کچھ ڈی جے کے لگائے جائے والے گانوں کا۔

وہ تینوں خوبصورت لان میں سے چلتے ہوئے اس حصے کی طرف آئے جہاں شادی کی تقریب اور لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جیسے ہی وہ اس حصے میں پہنچے ایک ادھیڑ عمر عورت ان کو آتے دیکھ کر شان سے چلتی ہوئی ان کے پاس آئی اور خوش اخلاقی سے سب کو خوش آمدید کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ میرے بیٹے کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی آپ لوگوں کو یہاں دیکھ کر۔" اس عورت نے نہایت ہی نرم لہجے میں کہا۔

"آپ کا بیٹا ہمیں بھی اُتنا ہی پیارا ہے جتنا آپ کو۔اور ویسے بھی آپ بلائیں اور ہم نہ آئیں ایسا ہو سکتا ہے کیا۔" عرفہ کی اماں نے بھی نرمی سے جواب دیا۔

کچھ دیر ایسے ہی باتیں کرنے کے بعد وہ عورت اماں کو اپنے ساتھ باقی لوگوں سے ملوانے لے گئی جبکہ عرفہ نے جانے سے منع کر دیا اور وہیں ایک خالی میز کے گرد رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی اور اس کے بابا مردوں والی سائیڈ کی طرف چلے گئے۔

لان میں دائیں جانب جہاں ڈانس فلور بنایا گیا تھا کچھ لڑکے اور لڑکیاں ڈانس کر رہے تھے۔ جسے دیکھ کر اس سخت کوفت ہو رہی تھی۔

وہ بیزار تو پہلے سے ہی تھی مگر اب بوریت کا شکار بھی ہو رہی تھی۔

چہرے پر برے سے تاثرت سجائے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر اوپر بالکنی میں گئی اور پھر وہ نظر واپس پلٹنا بھول گئی۔ وقت جیسے وہیں ٹھہر سا گیا تھا، لمحے تھم گئے تھے۔

گلاس وال کے پار ایک شخص سب سے بے نیاز مصلے پر بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا۔

عرفہ پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھے گئی۔اس کی آنکھیں بہت حسین تھیں وہ اتنی دور سے بھی دیکھ سکتی تھی کہ اس کی سنہری آنکھیں چمک رہی ہیں۔عرفہ کو اتنا معصوم پاکیزہ اور معتبر آج تک کوئی نہیں لگا تھا جتنا وہ پہلی نظر میں لگا۔

"پھر صرف ایک لمحہ لگا اسے اس دنیا سے عشق لافانی کی دنیا میں جانے کے لیے۔"

صرف ایک پل میں اسے الہام ہوا تھا یا وجدان یا شاید کوئی

معجزہ اسے لگا تھا کہ اب وہ ان دو آنکھوں کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتی۔یہی تو وہ آنکھیں تھیں جن کے لیے عرفہ ساری دنیا سے لڑ سکتی تھی ساری دنیا کا مقابلہ کر سکتی تھی۔

وہ تھا ہی ایسا کہ اس کے لیے دنیا کے سامنے کھڑا ہوا جائے۔

اتنا معصوم،اتنا پاکیزہ،اتنا حسین تھا کہ ہر لڑکی اس کے خواب دیکھنے کو اپنا حق سمجھتی تھی۔

کوئی ایک بار اسے دیکھ لیتا تو دوبار دیکھنے کی خواہش ضرور کرتا۔

تو پھر کیوں نہ عرفہ بھی اس شخص پر دل ہارتی جو کہ واقعی ہی چاہے جانے کے قابل تھا۔

بس پھر کیا ہونا تھا ہو گئی عشق کی ابتدا۔

جس کے سامنے ہر کوئی فنا ہو جاتا ہے جس کے آگے کچھ نظر نہیں آتا سوائے محبوب کے۔جس کے آگے اپنی ذات تک مٹا دیتے ہیں پھر جو محبوب کی رضا ہوتی ہے وہی بندے

کی رضا ہو جاتی ہے۔۔

\-

عرفہ اس ایک لمحے کی ایسی اسیر ہوئی کہ اپنے آپ کو بھی بھلا بیٹھی۔ہر وقت اس کے لب پر ایک ہی نام ہوتا اور

وہ نام اس سنہری آنکھوں والے کا نام تھا اور اب اللہ سے ایک ہی دعا کرتی کہ وہ مل جائے۔اسے یہ بھی علم تھا کہ اسے پانا ناممکن ہے مگر اپنے اللہ پر بھی یقین تھا کہ جس نے کبھی اس کی کوئی دعا رد نہیں کی وہ یہ دعا بھی رد نہیں کرے گا۔۔

مگر قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔

\-

عرفہ یہ بھول بیٹھی تھی کہ اللہ کی چاہ سے بڑھ کر کوئی چاہ انسان کی دل کے اندر ہو تو اللہ اس دل کو توڑ دیتا ہے۔اس چاہ کو مٹا دیتا ہے اور پھر اس چاہ کے بدلے اپنی چاہ، اپنی محبت سے دل کو بھرتا ہے۔پھر بندے کو دکھاتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے زیادہ تجھ سے پیار کرنے والا۔ہے کوئی اس قابل کہ اسے مجھ سے آگے رکھا جائے۔

کیا ہے کوئی جو مجھ سے زیادہ چاہ سکتا ہے۔

آج پورے ڈیڑھ سال اس کی ملاقات اس کی بچپن کی دوست حمنہ سے ہوئی جو کافی عرصہ پہلے ان کا محلہ چھوڑ گئے تھے۔باتوں ہی باتوں میں اس شخص کا ذکر آیا تو حمنہ نے اسے اس شخص کی اصلیت کے بارے میں بتایا۔اس نے اس پاکیزگی کے پیچھے حیوان صفت انسان کا اصلی چہرہ دیکھا۔اس ابلیس کا چہرہ دیکھا جو معصوم لڑکیوں کی عزتوں کو پامال کر رہا تھا۔

ان دونوں کی ملاقات ایک سپر مارکیٹ میں ہوئی جہاں دونوں کس کام کی غرض سے آئی تھیں۔ باتوں ہی باتوں میں اس شخص کا ذکر عرفہ کے منہ سے سن کر پہلے تو اس کی دوست کو کچھ حیرانگی ہوئی کہ عرفہ کیسے جانتی ہے اسے اور وہ بھی اس روپ میں جو اس کا اصل ہے ہی نہیں۔

"عرفہ کیا تم واقعی اس شخص کو جانتی ہو؟"حمنہ نے عرفہ کے چہرے کو کھوجتی نظر سے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"اس نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"عرفہ تمہیں یاد ہے کچھ عرصہ پہلے میری کزن نے خودکشی کی تھی۔ کیا تم جاننا چاہو گی اس نے خودکشی کیوں کی تھی؟"حمنہ کے چہرے پر دکھ کے اثرات ابرے۔

"حمنہ صاف صاف بتاؤ کیا کہنا چاہ رہی ہو۔"عرفہ تھوڑا الجھن کا شکار ہوئی۔

"عرفہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔اسے بار بار حراساں کیا گیا تھا۔اسے بہت بری طرح اذیت دی گئی تھی۔اسے خودکشی کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔"وہ بنا رو کے بول رہی تھی۔

"اور تمہیں پتہ ہے یہ سب کرنے والا کون تھا وہی جسے تم اتنا پاک اور معصوم سمجھتی ہو وہ اصل میں انسانی شکل میں ایک بھیڑیا ہے بھیڑیا۔"حمنہ کے گال آنسوؤں سے بھیگنے لگے۔

(عرفہ جیسے جیسے اس کی باتیں سنتی جارہی تھی ویسے ویسے اس کی رنگت سفید پڑتی جارہی تھی۔)

"وہ اس انسانی شکل میں حیوان ہے جو معصوم لڑکیوں کی عزتوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔عرفہ تم جسے جانتی ہو وہ اس کا بس ایک بھیس ہے لوگوں کی نظر میں اچھا دکھنے کا۔"حمنہ اب ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

(پہلے اسے لگا وہ غلط سن رہی ہے۔اس کی دوست کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ شاید کسی اور کی بات کر رہی ہے۔ مگر نہیں وہ اسی ساحر کی بات کر رہی تھی جو اپنے سحر سے کسی کو بھی زر کر سکتا تھا۔اسی ساحر کی جس نے اسے بھی اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا ۔وہ ساحر اس کے لیے عزازیل تھا مگر وہ بھول گئی تھی۔ عزازیل سے ابلیس بننے میں دیر نہیں لگتی۔اس کا عزازیل بھی ابلیس بن گیا تھا۔)

حمنہ کچھ اور بھی بتا رہی تھی۔ مگر عرفہ کو اس کی کوئی بات سنائی نہیں دے رہی تھی۔اسے لگا آج اس کی سماعت کھو گئی ہے اب وہ شاید کچھ بھی سننے کے قابل نہیں رہی۔

www.novelsclubb.com

اس کا سحر ٹوٹ چکا تھا۔اور سحر تو ٹوٹنے کے لیے ہی ہوتا ہے۔

وہ اٹھی اور چپ چاپ وہاں سے جانے لگی۔اس کی دوست نے بھی اسے روکنے کا نہیں کہا شاید وہ بھی کچھ کچھ معاملہ سمجھ گئی تھی۔بس سٹاپ تک کا سفر اس روز اسے بہت طویل اور کٹھن لگ رہا تھا۔آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے سامنے دیکھتی

بے خود سی چلتی جارہی تھی۔ کئی ایک بار وہ لڑکھڑائی بھی تھی مگر وہ رکی نہیں۔ آج اگر وہ رک جاتی تو پتھر کی ہو جاتی۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس کا اصل چہرہ اس قدر بھیانک بھی ہو سکتا۔ کیا کسی نیک، پاکیزہ سیرت والے کا اصل چہرہ اتنا خوفناک بھی ہو سکتا تھا۔ وہ انسان جس کے لیے وہ دن رات اپنے رب سے دعائیں مانگتی تھی۔

جس کی وجہ سے وہ کبھی کبھی اپنے رب سے یہ شکوہ بھی کر جاتی تھی کہ وہ اسے کی دعائیں قبول نہیں کرتا اس کا اصل ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

جس کے سامنے وہ سب بھلا بیٹھی تھی۔ جس کے آگے اسے کچھ اور دکھائی ہی نہیں دیتا تھا۔ جس کے لیے وہ اپنے رب کو بھی ناراض کر بیٹھی تھی۔

اس نے کہیں سنا تھا۔

"آگہی کا لمحہ عذاب کا لمحہ ہوتا ہے" آج اس نے محسوس بھی کر لیا تھا۔بس سٹاپ پر پہنچی تو بس آنے میں ابھی وقت تھا۔

وہ وہیں ایک بینچ پر بیٹھ گئی جہاں کچھ دور ایک لڑکی بیٹھی فون چلا رہی تھی۔

اچانک اس کی سماعت سے ایک آواز ٹکرائی "تمہارے پروردگار نے نہ تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ناراض ہوا ہے۔اور یقیناً آگے آنے والے حالات تمہارے لیے پہلے حالات سے بہتر ہوں گے۔اور یقین جانو کہ عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔"

www.novelsclubb.com

کیا یہ کوئی تسلی تھی؟

اگر تسلی تھی تو کیسی تسلی تھی؟ اسے لگا یہ اس کے لیے ہے یہ اس کے لیے ہی ہو سکتا ہے۔آنکھوں میں ٹھہرے آنسو ایک بار پھر گالوں پر پھسلنے لگے۔ مگر اس بار

اسے تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔ اسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ یک دم اسے اپنا اندر باہر روشن ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

آج اسے اپنی دعاؤں کے نہ قبول ہونے میں اللہ تعالی کی جو مصلحت تھی وہ سمجھ آگئی تھی۔ اسے اپنے آپ سے نفرت محسوس ہوئی تھی کہ اس نے اس جیسے انسان کے لیے اپنی ذات اپنے خدا تک کو بھلا دیا تھا۔ وہ خدا کے آگے جھکتی بھی تو کس لیے صرف اسے مانگنے کے لیے۔ وہ اپنے اللہ کے احکام مانتی تھی تو کس لیے کہ اللہ کے احکام مانیں گی تو اللہ اسے اس کی دعا کا صلہ دے گا۔

وہ نماز پڑھتی تھی تو دعاؤں میں صرف اسی کا نام ہوتا تھا۔ آخر کیوں اسے پہلے یہ سمجھ نہیں آئی کہ اللہ نے جو حدود بنائی ہیں اسے پار نہیں کرنا۔

اسے پار کرنے والا فنا ہو جاتا ہے۔ اس کا دل بھی کرچی کرچی ہوا تھا مگر وہ اب اپنے رب کی شکر گزار

www.novelsclubb.com

تھی کہ اس نے اسے اس حیوان سے،اس بھیڑیے سے بچا لیا۔ صحیح وقت پر اس کی اصلیت دکھا کر اسے اندھے کنویں میں گرنے سے بچا لیا گیا تھا۔اسے تکلیف بہت تھی جسم ایسے تھا جیسے روح ابھی نکل جائے گی اس نے محبت نہیں عشق کیا تھا۔اور عشق بھی ایسا کہ اپنی ذات تک کو مٹا دینے کا جنون تھا۔ مگر اب نہیں ہو گا۔ کیونکہ اب وہ بیدار ہو چکی ہے۔

اس نے سر اٹھا کر اوپر صاف شفاف آسمان کو دیکھا اور پر عزم لہجے میں کہا۔

"میں آج کے بعد کبھی اس شخص کا نام تک نہیں لوں گی اور نہ ہی کبھی اس کی وجہ سے غمزدہ ہوں گی۔اسے کوئی حق نہیں ہے میرے حصے کی خوشیاں، مسکراہٹیں چھیننے کا۔وہ بس میرا ایک بھیانک خواب تھا۔ جس سے میں اب بیدار ہو گئی ہوں۔" اس کا لہجہ اور مضبوط ہوا تھا۔

قدرت کی ہر چیز نے اسے زندگی کا سفر احسن طریقے سے جاری رکھنے کا پیغام دیا تھا اور اس نے اسے نصیحت جان کر اس پر عمل کرنے کا عزم کیا تھا۔

اس رات اسے انتظار کی سولی پر نہیں لٹکنا پڑا تھا۔اس رات اس کا تکیہ آنسوؤں سے نہیں بھیگا تھا۔

اس رات اسے سکون کی نیند آئی تھی جو پچھلے ڈیڑھ سال سے اسے نصیب نہیں ہوئی تھی۔

نئے دن کا سورج عرفہ بنت حبیب کی زندگی کا ایک نئے سفر کا آغاز دیکھنے والا تھا۔

آج عرفہ بنت حبیب اپنے آپ کو،اپنے ہر فیصلے کو،اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کرتی ہے کیونکہ اب اسے علم ہو

گیا تھا کہ اللہ ہی اس کے زخموں کو بھر سکتا ہے۔اللہ ہی تو زخموں کو بھرتا ہے اللہ نے اگر اسے توڑا ہے تو جوڑے گا بھی وہی۔اللہ نے اسے بچایا ہے وہی تو بچا سکتا تھا۔وہی اسے معاف کرے گا وہی تو معاف

www.novelsclubb.com

کر سکتا ہے۔اللہ ہی اسے قبول کرے گا جب وہ اپنے آپ کو بھی قبول کرنے کے قابل نہیں رہی۔۔۔۔

ختم شدہ

www.novelsclubb.com